سوال

(417) بزرگ حضرات کا بچوں کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار دینا شرعاً کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے معاشرے میں بزرگ حضرات چھوٹی بچیوں کے سر پر پیار دیتے ہیں، اس پر کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ شرعاً ایسا کرنا جائز نہیں ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محبت بھرے جذبات سے خیر و برکت کی دعائیں دیتے ہوئے بزرگوں کا بچوں اور بچیوں کے سر پر ہاتھ پھیرنے کو ہمارے معاشرہ میں ''پیار'' کہا جاتا ہے۔ دین اسلام نے اسے مشروع قرار دیا ہے، چنانچہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ [صحیح بخاری، المرضیٰ: ۵۶۷۰]

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے کہ ''بچوں کے لئے خیر و برکت کی دعا کرتے ہوئے ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔'' [صحیح بخاری، الدعوات، باب نمبر: ۳۱]

ولید بن عقبہ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو اہل مکہ اپنے بچوں کو آپ کی خدمت میں پش کرتے، آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے اور ان کے لئے دعائے خیر کرتے۔ [مسند امام احمد، ص: ۳۲، ج۴]

حضرت جریج رحمہ اللہ پر جب تہمت زنا لگی تو اس واقعہ میں نومولود کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر ملتا ہے۔ [مسند امام احمد، ص: ۴۳۴، ج۲]

اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلی امتوں میں بھی یہ فطرتی رسم قائم تھی جسے اسلام نے بھی برقرار رکھا ہے بلکہ یتیم بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنے کو بہت اہمیت دی ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جس نے یتیم بچے یا بچی کے سر پر ہاتھ پھیرا، اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مقصود تھی تو ہاتھ کے نیچے آنے والے ہر بال کے عوض اسے نیکیاں دی جائیں گی۔'' [مسند امام احمد، ص: ۲۵۰، ج۵]

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کا شکوہ کیا تو آپ نے بطور علاج یہ نسخہ تجویز کیا کہ ''یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کیا کر

اس سے تیرا دل نرم ہوجائے گا۔'' [مسند امام احمد، ص:۲۶۳ج ۲]

زیر بحث مسئلہ کی متعدد صورتیں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :

بزرگ مرد محرم ہو تو اس کا اپنے سے چھوٹوں کو پیار دینا، خواہ وہ بالغ ہی کیوں نہ ہوں۔

بزرگ عورت محرمات سے ہے، اس کا اپنے سے عمر میں چھوٹوں کو پیار دینا، خواہ وہ حد بلوغ کو پہنچ چکے ہوں۔

بزرگ مرد غیر محرم یا عورت غیر محرمہ کا نابالغ بچوں اور بچیوں کو پیار دینا، اس کے جواز میں دو آراء نہیں ہو سکتیں، البتہ درج ذیل صورتوں میں اختلاف ہے۔

بزرگ مرد غیر محرم ہو وہ اپنی رشتہ دار بالغ بچیوں کے سر پر ہاتھ پھیرے۔

بزرگ عورت غیر محرمات سے ہو وہ اپنے رشتہ دار بالغ بچوں کو پیار دے۔ ان آخری دونوں صورتوں کے متعلق مختلف علما سے رابطہ کرنے کے بعد دو موقف سامنے آئے ہیں :

1۔ ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ شریعت میں اس کا ثبوت نہیں۔

2۔ ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ شریعت نے اس سے منع نہیں کیا۔

فریقین کے دلائل پیش کرنے کے بعد آخر میں ہم اپنا موقف بیان کریں گے۔ جو حضرات اسے ناجائز قرار دیتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ آپ نے کبھی کسی بالغ بچی کے سر پر ہاتھ نہیں پھیرا حالانکہ آپ تمام لوگوں میں زیادہ پرہیز گار اور اللہ سے ڈرنے والے تھے۔ نیز وہ امت کے لئے روحانی باپ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض مواقع پر آپ نے ایسے ارشادات فرمائے ہیں جن کے عموم سے پتہ چلتا ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے، مثلاً :

(الف) عورتوں سے بیعت لیتے وقت بعض خواتین کی طرف سے خواہش کا اظہار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ ہم سے مصافحہ کیوں نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا : ''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔'' [مسند امام احمد، ص:۳۵۷، ج ۶]

جب بیعت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا تو عام آدمی کے لئے عورتوں کے سر پر ہاتھ پھیرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے جبکہ یہ آدمی اس کے لئے اجنبی کی حیثیت رکھتا ہے۔

(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو چھوا تک نہیں۔ [صحیح بخاری، الشروط : ۲۷۱۳]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو خیر البشر ہیں قیامت کے دن اولاد آدم کے سردار ہوں گے ان کے مبارک ہاتھوں نے کسی عورت کے ہاتھ کو چھوا تک نہیں تو دوسرے غیر مردوں کے لئے کس طرح اجنبی عورتوں کے سر پر ہاتھ پھیرنا جائز ہوسکتا ہے۔

(ج) جو عورت مرد کے لئے حلال نہیں ہے اسے ہاتھ لگانا بہت سنگین جرم ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''اگر آدمی کے سر میں نوک دار لوہے سے سوراخ کردیا جائے تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو ہاتھ لگائے جو اس کے لئے حلال نہیں ہے۔'' [ترغیب وترہیب، ص:۳۹، ج ۳]

امام منذری رحمہ اللہ نے اس روایت کو بیہقی اور طبرانی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ طبرانی کے راویوں کو صحیح کے راوی قرار دیا ہے۔ اسی طرح علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس

حدیث کوامام رویانی کے حوالہ سے بیان کیا ہے اوراس پر صحیح ہونے کا حکم لگایا ہے ۔ [الاحادیث الصحیحۃ : ۲۲۶]

اس حدیث کی روسے بھی اجنبی عورت کوہاتھ لگانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے ، البتہ کسی ناگہانی ضرورت کے پیش نظر عورت کوہاتھ لگانے میں چنداں حرج نہیں ، مثلاً : بیماری کی حالت میں ڈاکٹر یاطبیب کا نبض دیکھنا یامکان میں آگ لگنے کی صورت میں اسے پکڑ کر مکان سے باہر نکالنا ، لیکن پیاردیتے وقت اس کے سرپرہاتھ لگاناکوئی حقیقی ضرورت نہیں ۔ جوحضرات بزرگوں کے لئے اجنبی عورت کوپیاردینے کے متعلق نرم گوشہ رکھتے ہیں ان کے پاس کوئی نقلی دلیل نہیں ہے ، البتہ وہ عقلی اعتبار سےکہتے ہیں کہ یہ ایک معاشرتی مسئلہ ہے جومعاشرہ کے رسم ورواج سے تعلق رکھتا ہے ۔ چونکہ شریعت نے اس سے منع نہیں کیا ، اس لئے ایسا کرنا جائز ہے ، پھر ایسا کرنے سے تبلیغ وغیرہ کا بھی موقع ملتا ہے کہ اگروہ ننگے سرہوتو سمجھایا جاسکتا ہے ۔ شریعت نے معاشرہ میں رائج ''معروف ''کو بہت حیثیت دی ہے ، اس لئے اسے جائز ہونا چاہیے ، پھر ایسے موقع پرکسی قسم کے منفی جذبات ابھرنے کاموقع بھی نہیں ہوتا ۔ جن کے پیش نظر اسے ممنوع قرار دیاجاسکے ، اگراندیشہ ہوتواس کی اجازت نہیں ہونی چاہیے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مؤخرالذکر حدیث کا تعلق ایسے حالات سے ہے جب ہاتھ لگانے والا دل کاکوڑھ اور نیت میں فتوررکھتا ہو ۔ ہم نے انتہائی دیانتداری کے ساتھ فریقین یعنی مانعین اور مجوزین کے دلائل قارئین کے سامنے رکھ دیئے ہیں ، ہمارارجحان یہ ہے کہ تقویٰ اورپرہیزگاری کے پیش نظر اس سے اجتناب کیا جائے ، جیساکہ اللہ تعالیٰ نے عمر رسیدہ عورت کوپردہ کے سلسلہ میں کچھ نرمی دی ہے اس کے باوجود فرمایاہے کہ ''اگروہ اس نرمی کواستعمال کرنے سے پرہیزکریں تویہی بات ان کے حق میں بہتر ہے ۔ '' [۲۴/النور : ۶۰]

البتہ مجوزین حضرات کے موقف کوبالکل نظرانداز نہیں کیاجاسکتا اس کے پیش نظر اگرکوئی برخوردار عمر رسیدہ خاتون کے سامنے سرجھکادے یاکوئی برخورداری اپنے کسی بزرگ کے سامنے پیارلینے کےلئے اپنا سرآگے کردے توان کی حوصلہ شکنی نہیں کرنی چاہیے ، البتہ مسئلہ کی صحیح صورت حال سے انہیں ضرورآگاہ کردیا جائے ۔ ہمارے بعض خاندانوں میں ایسے موقع پرگلے ملنے کارواج ہے لیکن اس کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جاسکتی ہے ۔ اسی طرح سرپرہاتھ پھیرتے وقت اگرکسی قسم کی شہوانی تحریک پیداہونے کا اندیشہ ہوتوبھی اس سے اجتناب کرنا چاہیے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:419